

یَت کاشتکار

نمبر 3383

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 4 دسمبر 1913

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن

”کیا کاشتکار سارے دن جوتتا ہے تاکہ بوئے؟“

اشعیا 24:28

اگر کھیت جوتے اور سنبھالے نہ جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے جھاڑ جھنکار اور کانٹوں کے۔ اور اس میں ہم اپنی صورت دیکھ سکتے ہیں۔ اگر عظیم زمیندار اپنی فضل سے ہمیں جوت نہ ڈالے، تو ہم میں سے کوئی بھلائی نہ لائے گا بلکہ ہر طرح کی بُرائی ہی پیدا ہوگی۔ اگر کبھی یہ سنوں کہ کوئی ایسی سرزمین دریافت ہوئی ہے جہاں گندم بغیر کسان کی محنت کے اگتی ہے، تب شاید اُمید کر سکوں کہ بنی نوع انسان میں کوئی ایسا نکلے جو بغیر خدا کے فضل کے تقدس کا پھل لائے۔

اب تک ہر وہ زمین جس پر آدمزاد کے پاؤں پڑے ہیں، اُس نے محنت اور نگہداشت چاہی ہے۔ اور انسانوں میں بھی یہی حال ہے کہ فضل کے ہل کی ضرورت سب پر عام ہے۔ یسوع ہم سب سے فرماتا ہے، ”ضرور ہے کہ تم نئے سرے سے پیدا ہوؤ۔“ جب تک خدا رُوح القدس دل کو شریعت کے ہل سے نہ توڑے اور اُس میں انجیل کا بیج نہ بوئے، ہم میں سے کوئی ایک بھی تقدس کا خوشہ پیدا نہ کرے گا، خواہ ہم دیندار والدین کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں اور اپنے ہم نشینوں کے نزدیک اخلاقاً نیک سمجھے جائیں۔

ہاں، ہل کی ضرورت نہ صرف بھلائی کو پیدا کرنے کے لئے ہے بلکہ بُرائی کو مٹانے کے لئے بھی۔ کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو قرون کے گزرنے سے آپ ہی مٹ جاتی ہیں اور پھر آدمزاد میں ظاہر نہیں ہوتیں۔ اور کچھ بدکاریوں کی قسمیں زمانے کے تغیر سے کم ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن انسانی فطرت ہمیشہ ایک سی رہے گی، اس لئے گناہ کے جنگلی پودے ہر وقت انسان کے کھیتوں میں بکثرت اگتے رہیں گے، اور انہیں قابو میں رکھنے والی ایک ہی چیز ہے—روح القدس کی روحانی زراعت۔

نہ وعظ و نصیحت گھاس پھونس کو جڑ سے اُکھاڑ سکتی ہے، نہ اخلاقی ترغیب دل سے گناہ کی جڑ کو کھینچ سکتی ہے۔ کچھ زیادہ کانٹ دار اور زیادہ مؤثر چیز درکار ہے۔ خدا کو خود اپنے دُستِ راست سے ہل پکڑنا پڑے گا، ورنہ گناہ کا زہریلا پودا کبھی تقدس کی گندم کو جگہ نہ دے گا۔ بگڑی ہوئی طبیعت میں بھلائی کبھی از خود پیدا نہیں ہوتی اور نہ بُرائی کی جڑ کٹتی ہے جب تک قادرِ مطلق کا فضل اُس میں ہل نہ چلا دے۔

یہ عبارت ہمارے خیالات کو اسی راہ میں ڈھالتی ہے اور ایک سادہ سوال کے ذریعہ عملی رہنمائی دیتی ہے، ”کیا کاشتکار سارے دن جوتتا ہے تاکہ بوئے؟“ اس سوال کا ایک جواب اثبات میں دیا جا سکتا ہے: ”ہاں، موزوں موسم میں وہ سارے دن جوتتا ہے تاکہ بوئے۔“ اور دوسرا جواب نفی میں زیادہ مناسب ہے: ”نہیں، کاشتکار ہر دن صرف جوتتے ہی میں مشغول نہیں رہتا—بلکہ ہر ”موسم کے مطابق اُس کے دوسرے کام بھی ہیں۔“

پس ہمارا متن یوں ہوسکتا ہے

۱

”۔ اس سوال کا جواب اثبات میں—ہاں، کاشتکار سارے دن جوتتا ہے تاکہ بوئے۔“

جب ہل جوتنے کا وقت آتا ہے تو کاشتکار اُس کام کو پورا کرنے تک لگا رہتا ہے۔ خواہ ایک دن لگے، یا دو دن، یا بیس دن لگ جائیں، جب تک موسم اجازت دے وہ اپنے فرض میں مصروف رہتا ہے۔ کاشتکار کی ثابت قدمی ایک سبق ہے، اور وہ ہمیں دو باتیں سکھاتی ہے۔ جب خداوند انسان کے دل کو جوتنے آتا ہے تو وہ سارا دن جوتتا ہے، اور یہی اُس کی صبر و تحمل ہے۔ اور پھر، خداوند کے خدام کو بھی انسانوں کے دلوں پر محنت میں سارا دن لگا رہنا چاہیے، اور یہی ہماری ثابت قدمی ہے۔

کیا کاشتکار سارے دن جوتتا ہے تاکہ بوئے؟ ”ہاں، خدا انسان کے دل کو جوتتا ہے اور یہی اُس کی صبر و برداشت ہے۔ بعض ہم“ میں سے ایسے ہیں جن کے لئے ہل صبح ہی صبح کھیت میں اتار دیا گیا تھا، کیونکہ ہمارے اولین خیالات کا تعلق اُس ضمیر سے تھا جو ہمارے بچپن کے ذہن پر درد کے شیار کھینچتا تھا۔ جب ہم بچے ہی تھے تو کبھی رات کو گناہ کے احساس کے سبب جاگ

اٹھتے تھے۔ ہمارے والد کی تعلیم اور والدہ کی دعائیں ہم پر گہرے اور ڈکھ دینے والے نقش چھوڑتی تھیں، اور اگرچہ ہم نے اُس وقت دل کو خدا کے سپرد نہ کیا، تو بھی ہمارے اندر بڑی ہلچل پیدا ہوئی اور دین کی طرف لاپرواہی ناممکن ہو گئی۔

جب ہم لڑکے تھے اور مدرسے میں پڑھتے تھے، تو خدا کے کلام کا ایک باب پڑھنے سے، یا کسی ہم سبق کے انتقال سے، یا بائبل جماعت کے وعظ سے، یا کسی پُر اثر خطبے سے ہم کئی ہفتے بے چین رہتے۔ خدا کے رُوح کی کشمکش اندرونی طور پر ہمیں بہتر اور اعلیٰ باتوں کی طرف کھینچتی تھی۔ اگرچہ ہم نے رُوح کو بجھایا اور قائل کرنے والی آواز کو دبایا، پھر بھی ہل کی دھار کے نشان ہم میں باقی رہے۔ رُوح میں شیار پڑ گئے اور کچھ بُرائیوں کی جڑیں کٹ گئیں، اگرچہ فضل کا بیج ابھی ہمارے دل میں نہ بُویا گیا تھا۔

بعض ایسے ہیں جو برسوں اسی حالت میں رہے۔ جو تے گئے مگر ہوئے نہ گئے۔ لیکن خدا مبارک ہو کہ ہم میں سے بعض کے ساتھ ایسا نہ ہوا، کیونکہ لڑکپن سے پہلے ہی انجیل کا اچھا بیج دل پر جا پڑا۔ افسوس! کہ بہت سے ایسے ہیں جو فضل کے آگے جھکتے نہیں، اور اُن کے لئے کاشتکار سارا دن جوتتا ہے تاکہ ہوئے۔

میں نے جوان کو دیکھا جو اپنی جوانی میں لندن آیا، اُس کی آزمائشوں میں پڑا، اُس کے زہر آلود لڈائڈ میں ڈوبا، اپنے ضمیر کو توڑا، اور پھر بھی اُس سب میں ناخوش رہا۔ بے چین، بالکل اُس مٹی کی مانند جو ہل سے پلٹی جاتی ہے۔ کتے ہی ایسے ہیں جن میں یہ عمل برسوں تک جاری رہا اور سب بے فائدہ رہا۔

ہاں! اور میں نے اُس شخص کو جانا جو پختہ عمر کو پہنچا اور پھر بھی اُس نے اچھا بیج قبول نہ کیا، اور اُس کے سخت دل کی زمین ٹوٹ کر نرم نہ ہوئی۔ وہ اپنے کاروبار میں خدا کے بغیر چلتا رہا۔ دن بھر کام کیا، رات کو سو گیا، اور اُس کے پاس اپنے گھوڑوں سے زیادہ دین نہ تھا۔ اور پھر بھی اُس کے کانوں میں عدالت کی دھمکیاں اور ضمیر کی سرزنش برابر گونجتی رہی تاکہ وہ کبھی چین نہ پا سکا۔

کبھی کسی زور آور خطبے کے بعد اُس نے نہ کھانے میں مزہ پایا نہ سونے میں آرام، کیونکہ اُس نے اپنے آپ سے پوچھا، ”آخر کار میں کیا کروں گا؟“ کاشتکار نے سارا دن جوتا، یہاں تک کہ شام کے سائے لمبے ہوئے اور دن ڈھل گیا۔ کیا ہی بڑی رحمت ہے جب آخر کار شیار تیار ہو جاتے ہیں اور اچھا بیج بو دیا جاتا ہے۔ کہ وہ قبول کیا جائے، پرورش پائے اور سو گنا پھل لائے۔

افسوس! یہ یاد آتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ یہ جوتائی جاری رہی یہاں تک کہ سورج افق کو چھونے لگا اور رات کی شبنم ٹپکنے لگی۔ تب بھی خدا کی دیر برداشت نے اپنے کام کو جاری رکھا۔ جوتتا گیا، جوتتا گیا، جوتتا گیا، یہاں تک کہ تاریکی نے سب کچھ بند کر دیا۔

کیا میں اُن بزرگوں سے مخاطب ہوں جن کا وقت اب قریب ختم ہونے کو ہے؟ میں نہایت محبت سے اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی حالت پر غور کریں۔ کیا! ساٹھ برس کی عمر اور پھر بھی نجات نہ پائی؟ خدا نے چالیس برس اسرائیل کی سرزمین بیابان میں برداشت کی، لیکن تمہارے ساتھ ساٹھ برس تک تحمل فرمایا۔ ستر برس کے ہو گئے اور پھر بھی نئے سرے سے پیدا نہ ہوئے! ہائے میرے دوست، تمہارے پاس اپنے نجات دہندہ کی خدمت کا بہت تھوڑا وقت باقی ہے اُس سے پہلے کہ تم آسمان کو کوچ کرو۔

لیکن کیا تم واقعی وہاں پہنچو گے؟ کیا یہ نہایت خوفناک طور پر ممکن نہیں کہ تم اپنے گناہوں میں مرو اور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جاؤ؟ مبارک ہیں وہ جو اوائل عمر میں مسیح کے پاس لائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یاد رکھو:

”جب تک چراغ جلتا ہے،
”سب سے گناہگار بھی لوٹ سکتا ہے۔“

دیر ہے، بہت دیر ہے، مگر ابھی دیر نہیں ہوئی۔ کاشتکار سارا دن جوتتا ہے اور خداوند انتظار کرتا ہے تاکہ تم پر فضل کرے۔ میں نے بہت سے بزرگوں کو توبہ کرتے دیکھا ہے، اس لئے میں دوسروں کو بھی حوصلہ دوں گا کہ یسوع پر ایمان لائیں۔

میں نے ایک خطبہ پڑھا جس میں ایک واعظ نے کہا کہ اُس نے شاذ و نادر ہی ایسے لوگوں کو دیکھا جو چالیس برس کے بعد ایمان لائے ہوں اگرچہ وہ تمام عمر انجیل کے سننے والے تھے۔ یقیناً تاخیر کرنے والوں کے لئے تنبیہ کی سخت ضرورت ہے، لیکن باتیں گھڑنی نہیں چاہئیں۔ خواہ اُس واعظ نے جو کچھ سوچا یا دیکھا ہو، میری اپنی مشاہدہ یہ بتاتی ہے کہ تقریباً ہر عمر میں خدا کی طرف توبہ کرنے والے اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے کسی اور عمر میں، اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ جوان بوڑھوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

یہ نہایت ہی بولناک امر ہے کہ کوئی برسوں تک بے ایمان ہی رہے، پر پھر بھی خدا کا فضل ایک معین عمر پر آ کر رکتا نہیں۔ جو گیارہویں گھڑی میں پاکستان میں داخل ہوتے ہیں وہ بھی اپنی اجرت پاتے ہیں، اور فضل نہ صرف جوانوں میں بلکہ بزرگوں میں بھی جلال پاتا ہے۔

آئیے، اے بزرگ دوست، یسوع مسیح آج بھی تمہیں اپنے پاس بلاتا ہے، اگرچہ تم مدتوں سے انکار کرتے آئے ہو۔ تم سخت زمین کی مانند رہے ہو، اور کاشتکار نے سارا دن تمہیں جوتا، لیکن اگر آخر کار مٹی الٹ گئی ہے اور دل شیاروں میں بٹا ہوا ہے تو اب بھی تمہارے لئے امید ہے۔

کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے تاکہ ہوئے؟ ”میرا جواب ہے—ہاں، خواہ دن کتنا ہی لمبا کیوں نہ ہو، خدا اپنی رحمت میں پھر بھی جوتا ہے۔ وہ دیرگیر ہے، شفقت و رحم اور فضل سے معمور ہے۔ ایسے صبر کو حقیر نہ جاننا، بلکہ اُس کے آگے جھک جانا جس نے تمہارے ساتھ ایسی نرمی اور محبت کی ہے۔

مگر یہ متن صرف خدا کی صبر ہی کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ ہماری ثابت قدمی کو بھی سکھاتا ہے۔ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے؟“ ہاں، وہ جوتا ہے۔ تو پھر اگر میں مسیح کو ڈھونڈ رہا ہوں، کیا مجھے دل شکستہ ہونا چاہیے اگر فوراً نہ پاؤں؟ وعدہ تو یہ ہے: ”جو مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے، اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لئے کھولا جائے گا۔

شاید پہلی دستک پر دروازہ نہ کھلے۔ پھر کیا؟ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے؟“ تو میں بھی سارے دن کھٹکھٹاؤں گا۔ شاید پہلی تلاش میں نہ پا سکوں—پھر کیا؟ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے؟“ تو میں بھی سارے دن تلاش کروں گا۔ شاید پہلی دعا پر جواب نہ ملے—پھر کیا؟ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے؟“ تو میں بھی سارے دن دعا مانگوں گا۔

اے دوستو، اگر تم نے خداوند کو ڈھونڈنا شروع کیا ہے، تو سب سے مختصر راہ یہ ہے: ”خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، اور تُو نجات پائے گا۔“ فوراً یہ کر گزرو۔ خدا کے نام پر فوراً کرو، اور فوراً نجات پالو گے۔ روح القدس تمہیں یسوع پر ایمان لانے کو لے آئے، اور تم ایک دم اُس کی بادشاہی میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن اگر تلاش کرتے وقت تمہیں یہ معلوم نہ ہو، یا اپنی راہ صاف نہ دیکھو، پھر بھی کبھی ہمت نہ بارو۔

صلیب کے قدموں پر آؤ، اُسے تھام لو اور پکارو: ”اگر میں ہلاک ہوں تو یہاں ہلاک ہوں گا۔ اے خداوند! میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے تیرے پاس رحم کے لئے آیا ہوں، لیکن اگر تو ابھی مجھ پر نظر نہ کرے اور میرے گناہ معاف نہ کرے، تو میں تب تک پکارتا رہوں گا جب تک تو نہ دے۔“ جب روح القدس کسی انسان کو ایسی دعا پر لے آتا ہے جو انکار کو قبول نہیں کرتی، وہ صلح کے قریب ہوتا ہے۔

بے فکری اور سستی آدمی کو بندھن میں رکھتی ہے، لیکن جب دل ارادہ کرتا ہے کہ ڈھونڈوں گا جب تک پا نہ لوں، تب اُسے سکون ملتا ہے۔ مجھے اچھا لگتا ہے جب لوگ کلام مقدس میں ڈھونڈتے ہیں یہاں تک کہ نجات کی راہ پا لیتے ہیں، اور انجیل کو سنتے ہیں یہاں تک کہ اُن کی جان اُس سے جینے لگتی ہے۔ اگر وہ شک، خوف اور مشکلات میں ہل کو چلا کر سیدھا نجات تک پہنچنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں تو وہ فضل خدا سے جلد ہی اُس تک پہنچ جائیں گے۔

یہی اصول دوسروں کی نجات کے لئے بھی سچ ہے۔ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتا ہے؟“ ہاں، جب جوتنے کا وقت ہے۔ تو پھر میں بھی مسلسل محنت کروں گا۔ دعا کروں گا اور منادی کروں گا، یا دعا کروں گا اور تعلیم دوں گا، خواہ خدا نے میرے دن —کتنے ہی لمبے کیوں نہ ٹھہرائے ہوں، کیونکہ

”میرا سارا کام زمین پر یہی ہے“

”کہ قیمتی انجیل کا بیج بوؤں۔“

اے محنت کے ساتھی، کیا تم کچھ تھکے ہوئے ہو؟ کچھ نہیں، اپنے آپ کو ابھارو اور یسوع اور مرتے ہوئے انسانوں کی محبت کے لئے جوتتے رہو۔ ہمارا دن چند گھڑیوں کا ہے، اور جب تک وہ قائم ہیں ہمیں اپنے فرض کو پورا کرنا چاہیے۔ جوتنا سخت محنت ہے، پر کیونکہ بغیر اُس کے فصل نہ ہوگی، آؤ اپنی تمام قوت لگا دیں اور کبھی سست نہ ہوں جب تک خداوند کی مرضی پوری نہ ہو اور اُس کے روح القدس کے وسیلہ سے انسانوں کے دلوں میں قائل نہ ہو جائیں۔

کچھ زمینیں سخت اور چپکنے والی ہیں، محنت دل توڑ دینے والی ہے۔ کچھ ایسی ہیں جیسے جنگل کی اُجاڑ، جڑوں اور کانٹوں سے بھری ہوئی۔ وہ بھاپ کے ہل کی مانگ کرتی ہیں، اور ہمیں خدا سے مانگنا چاہیے کہ ہمیں ایسا بنا دے، کیونکہ ہم انہیں یونہی نہ چھوڑ سکتے۔ پس ہمیں اور زیادہ قوت لگانی پڑے گی تاکہ کام پورا ہو۔

میں نے ایک واقعہ سنا کہ ایک واعظ ایک غریب مرتے ہوئے شخص کے پاس گیا، مگر اُسے ملنے نہ دیا گیا۔ اگلی صبح گیا، پھر کوئی بہانہ بنا دیا گیا۔ تیسری صبح گیا، پھر بھی اجازت نہ ملی۔ یوں وہ بیس بار گیا اور سب بے سود رہا۔ لیکن اکیسویں بار اُسے اجازت ملی، اور خدا کے فضل سے اُس نے ایک جان کو موت سے بچا لیا۔

کسی نے ایک ماں سے پوچھا، ”تو اپنے بچے سے ایک بات بیس بار کیوں کہتی ہے؟“ اُس نے کہا، ”کیونکہ انیس بار کافی نہیں ہونے۔“ جب کسی جان کو جوتنا ہو تو شاید سینکڑوں شیار بھی کارگر نہ ہوں۔ پھر کیا؟ تب بھی سارے دن جوتو جب تک کام پورا نہ ہو۔ خواہ تم واعظ ہو، مُبشر، معلّم، یا کوئی سادہ جان جیتنے والا، کبھی نہ تھکو، کیونکہ تمہارا کام عالی شان ہے اور اُس کا اجر لامحدود۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ ہمیں ایسے مقدس کام میں شریک ہونے دیا گیا۔ وہ فضل اُس وقت اور زیادہ جلال پاتا ہے جب ہمیں اُس میں قائم رکھتا ہے، اور سب سے بڑھ کر اُس وقت ظاہر ہوگا جب ہمیں آخر تک قائم رکھے گا تاکہ ہم کہہ سکیں، ”میں نے وہ کام پورا کیا جو تُو نے مجھے کرنے کو دیا۔“

ہم اُس چیز کی زیادہ قدر کرتے ہیں جس میں محنت اور خدمت لگی ہو، اور نجات پائی ہوئی جانوں کو ہم اُس وقت اور زیادہ قیمتی جانیں گے جب خدا اُنہیں ہماری محنت کے وسیلہ سے ہمیں عطا کرے گا۔ یہ ہمارے لئے بھلا ہے کہ ہم اپنے گتھوں کی قیمت اُنسو بہا کر بیچ بونے سے سیکھیں۔ جب تم کاشتکار کے سارے دن جوتنے کے بارے میں سوچو، تو جانیں جیتنے کے لئے بھی محنت میں ثابت قدم رہو۔ تلاش کرو

،فریادوں، مناجات اور اُنسوؤں سے بچاؤ“
”اور اُنہیں شعلوں کی موج سے چھین لو۔“

کیا کاشتکار صرف تھوڑے سے جو یا جو کے لئے سارے دن جوتتا ہے؟ اور کیا تم اُن جانوں کے لئے سارے دن نہ جوتو گے جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گی—اگر نجات پائیں تو خدا کے فضل کی تمجید کریں گی، اور اگر نہ پائیں تو ہمیشہ کے لئے بیرونی تاریکی میں ہلاک ہوں گی؟ آہ! آنے والے قہر کے خوفناک عذاب کے سبب اور اُس جلال کے سبب جو ظاہر ہونے کو ہے، اپنی کمر باندھو اور سارے دن جوتو۔

میں اپنے کلیسیا کے سب رکنوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھ انجیل کے بل پر رکھیں اور اپنی آنکھیں سیدھی آگے رکھیں۔ ”کیا کاشتکار سارے دن جوتتا ہے؟“ مسیحی بھی ایسا ہی کریں۔ باڑ کے ساتھ ساتھ شروع کرو اور کھیت کے نیچے تک سیدھا جاؤ۔ نالی کے پاس تک جوتو اور چھوٹے قطعے چھوڑو۔ خواہ تمہارے اردگرد کے کچی آبادیوں میں گری ہوئی عورتیں، چور، اور شرابی ہوں، کسی کو نظر انداز نہ کرو۔ کیونکہ اگر زمین کا کوئی ٹکڑا جنگلی پودوں کے لئے چھوڑ دو گے تو وہ جلد ہی گندم میں پھیل جائیں گے۔

جب ایک بار پورے کھیت کے آخر تک پہنچ جاؤ تو پھر کیا کرو؟ کیوں نہ پلٹ کر وہیں سے پھر شروع کرو جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور جب یوں اوپر نیچے ہو جاؤ تو پھر کیا کرو؟ کیوں نہ پھر اوپر نیچے کرو۔ اور پھر؟ ہاں، پھر اوپر نیچے۔ تم نے اُس علاقے میں رسالے بانٹے ہیں—پھر کرو—سال میں باون بار—اپنے شیار بڑھاؤ۔

ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ نیک کام میں لگے رہیں۔ تمہاری ابدی تقدیر ہے کہ ہمیشہ بھلائی کرتے رہو، اور یہاں اُس کی مشق اچھی ہے۔ پس یوں ہی جوتتے رہو، جوتتے رہو، اور نتائج کی اُمید رکھو جو ثابت قدمی کا اجر ہے۔

جوتائی اچھل کود سے نہیں ہوتی—کاشتکار سارا دن جوتتا ہے۔ شوخی اور تیز رفتاری کچھ کاموں میں اچھی لگتی ہے، مگر جوتنے میں نہیں۔ یہاں محنت مستحکم، مسلسل اور باقاعدہ ہونی چاہیے۔ کچھ لوگ جلد ہی چھوڑ دیتے ہیں—اُن کے دستانے گھس جاتے ہیں، نرم ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں، ہڈیاں تھک جاتی ہیں، اور وہ اپنی روٹی زیادہ پسینے کے ساتھ کھاتے ہیں جتنا وہ چاہتے ہیں۔ لیکن جنہیں خداوند اپنے فضل سے بھر دیتا ہے وہ برسہا برس جوتتے رہتے ہیں، اور میں تم سے سچ کہتا ہوں، وہ اپنا اجر پائیں گے۔

کیا کاشتکار سارے دن جوتتا ہے؟ ”تو اُو ہم بھی ایسا ہی کریں، اس یقین کے ساتھ کہ ایک دن ہر پہاڑ اور وادی جوتی اور ہوئی“ جائے گی، اور ہر بیابان اور ویرانہ ہمارے خداوند کے لئے فصل لائے گا، اور فرشتے کاٹنے والے اُتریں گے، اور فصل کی خوشی کے نعرے زمین اور آسمان دونوں میں بھر جائیں گے۔

—پر اب، کچھ اختصار کے ساتھ

اس متن کا جواب نفی میں بھی دیا جا سکتا ہے۔

"کیا ہل چلانے والا سارا دن ہی بیچ بونے کو ہل چلاتا رہتا ہے؟" نہیں؛ وہ ہمیشہ ہل نہیں چلاتا۔ جب وہ ہل چلا چکتا ہے تو ڈھیلے توڑتا ہے، بیچ بوتا ہے، کٹائی کرتا ہے اور کوٹائی کرتا ہے۔ اس باب میں بھی کھیتی کے اور کاموں کا ذکر ہے۔ ہل چلانے والے کے لئے صرف ہل چلانا ہی سب کچھ نہیں، بلکہ آگے بڑھنے کے لئے بہت سے اور کام ہیں۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ جس طرح کسان کے عمل میں ترقی ہے اسی طرح خدا کے کام میں بھی ترقی ہے اور ہماری زندگی میں بھی بونی چاہیے۔

اول، خدا کے کام میں ترقی ہے۔ "کیا ہل چلانے والا سارا دن ہی ہل چلاتا ہے؟" نہیں؛ وہ اور کاموں کی طرف بڑھتا ہے۔ شاید تم میں سے بعض پر خدا نے دکھ دینے والے وسیلوں سے ہل چلایا ہے۔ تم شریعت کی ہیبت، گناہ کی تلخی، خدا کی قدوسیت، جسم کی کمزوری اور آنے والے غضب کا سایہ محسوس کرتے ہو۔ کیا یہ ہمیشہ رہے گا؟ کیا یہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ روح ٹوٹ جائے اور جان فنا ہو جائے؟

سنو—"کیا ہل چلانے والا سارا دن ہل چلاتا ہے؟" نہیں؛ وہ کسی اور کام کی تیاری کر رہا ہے—وہ ہل اس لیے چلاتا ہے کہ بیچ بوئے۔ اسی طرح خدا تمہارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ پس دلیر ہو جاؤ، زخم اور ہلاکت کے بعد بھلی چیزیں تمہارے لئے رکھی ہیں۔ تم پیاسے ہو اور پانی ڈھونڈتے ہو اور نہیں پاتے، اور تمہاری زبان خشکی سے سوکھ گئی ہے؛ پر خداوند تم کو سننے گا اور چھڑائے گا۔ وہ ہمیشہ کے لئے جھگڑتا نہ رہے گا، نہ وہ اپنی خشمگینی کو ہمیشہ دکھاتا رہے گا؛ بلکہ پھر لوٹے گا اور ہم پر رحم کرے گا۔ وہ اپنی جھاڑ پٹکار سے ہمیشہ ہل نہ چلانے گا، بلکہ تسلی کے بیش قیمت بیچ بونے گا، اُس پر آسمان کی شبنم نچھاور کرے گا اور اپنی فضل کی دھوپ سے اُسے روشن کرے گا—اور جلد ہی تم میں سبزہ نکلے گا، پھر خوشہ، پھر پکا ہوا دانہ خوشے میں؛ اور اپنے وقت پر تم کٹائی کی خوشی کی مانند خوشی مناؤ گے۔

اے وہ لوگو جو اڑدیوں کے دیار میں زخم خوردہ ہو، میں تمہاری فریاد سنتا ہوں: "کیا خدا ہمیشہ ہیروت اور گناہ کا احساس بھیجتا ہے؟" سنو—"اگر تم راضی اور فرمانبردار ہو تو تم زمین کی بھلائیاں کھاؤ گے۔" اور خدا کی پکار یہی ہے: "خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو نجات پائے گا۔" یہی وقت ہے نجات کا، یہی وقت ہے سلامتی کا، اگر تم اپنی ذات اور اپنے اعمال کو چھوڑ دو اور اُس کی طرف مڑو جس نے صلیب پر تمہارا فدیہ دیا۔

خداوند شفقت اور رحم سے معمور ہے؛ وہ ہمیشہ نہ جھڑکے گا، نہ ہمیشہ کے لئے اپنا قہر رکھے گا۔ تمہارے بہت سے شک اور ڈر خدا کی طرف سے نہیں بلکہ کفر، جسم اور ابلیس کی طرف سے ہیں۔ خدا پر الزام نہ لگاؤ اُس بات کا جو اُس نے نہ بھیجی۔ اُس کی فکر تمہارے لئے سلامتی کی ہے نہ کہ ہلاکت کی؛ کیونکہ وہ فرماتا ہے: "تسلی دو، تسلی دو میری اُمت کو، تمہارا خدا فرماتا ہے۔" یروشلیم سے رفاقت کی باتیں کہو اور اُس کو ندا کرو کہ اُس کی لڑائی ختم ہوئی، اُس کی بدکاری معاف ہوئی۔

ہاں، اُس نے مارا، پر وہ مسکرائے گا۔ اُس نے زخم دیے، پر وہ شفا دے گا۔ اُس نے مار ڈالا، پر وہ زندہ کرے گا۔ اسی لئے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس کے ہاتھ سے تسلی پاؤ۔ کیا ہل چلانے والا ہمیشہ ہل چلاتا رہے؟ نہیں؛ ورنہ وہ فصل کبھی نہ کاٹے۔ اور خدا بھی ہمیشہ دل نہ توڑے گا؛ وہ دل باندھنے کے کام پر بھی آتا ہے۔

پس جان لو کہ خداوند کا کام دردناک ذرائع سے بڑھ کر نتیجہ خیز اور خوشی بخش تجربے تک پہنچتا ہے۔ وہ تمہارے دل کی زمین میں فضل کے بیج بوئے گا اور وہ پھل لائے گا اُس کے جلال اور ستائش کے لئے۔ اور جیسے زچہ اپنی تکلیف کو بھول جاتی ہے اُس خوشی میں کہ ایک انسان دنیا میں آیا، ویسے ہی تم بھی اپنے گناہ کی ہیبت کو بھول جاؤ گے جب فضل کا بیج تمہارے اندر بڑھ کر پھل لائے گا۔

اے پیارے جان، ہمت باندھ انجیل کے غم کا انجام انجیل کی اُمید اور خوشی ہے۔ خدا ہمیشہ نہ جھڑکے گا، بلکہ تمہیں اپنی قوت سے قوت، اور جلال سے جلال تک لے جائے گا یہاں تک کہ تم اُس کی مانند بن جاؤ۔ "کیا ہل چلانے والا سارا دن ہل چلاتا ہے؟" نہیں؛ وہ بونے کو بھی آگے بڑھتا ہے۔ پس تم بھی یونہی کرو—ایمان کا بیش قیمت بیج روح میں بوؤ اور خداوند اپنے وقت پر فصل کی خوشی بخشے گا۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپر جن

متی 16:33-33

آیت 16-25۔ دیکھو، میں تمہیں بھیجتا ہوں گویا بھیڑیں بھیڑیوں کے بیچ میں۔ پس سانپوں کی مانند دانا اور فاختاؤں کی مانند بے ضرر ہو۔ مگر آدمیوں سے خبردار رہو، کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور اپنے عبادتخانوں میں کوڑے ماریں گے۔ اور تم میرے سبب سے حاکموں اور بادشاہوں کے حضور کھڑے کیے جاؤ گے تاکہ ان پر اور غیر قوموں پر گواہی ہو۔ لیکن جب وہ تم کو حوالہ کریں، تو یہ فکر نہ کرنا کہ کس طرح یا کیا کہنا، کیونکہ اسی گھڑی تمہیں دیا جائے گا جو کچھ کہنا چاہیے۔

کیونکہ کہنے والے تم نہ ہو بلکہ تمہارے باپ کا روح ہے جو تم میں بولتا ہے۔ اور بھائی بھائی کو موت کے حوالہ کرے گا اور باپ اپنے فرزند کو، اور فرزند اپنے والدین کے خلاف کھڑے ہوں گے اور ان کو قتل کروائیں گے۔ اور میرے نام کی خاطر سب لوگ تم سے دشمنی رکھیں گے، لیکن جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ اور جب وہ تمہیں اس شہر میں ستائیں تو دوسرے میں بھاگ جانا، کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے شہروں کو تم ختم نہ کرو گے جب تک ابن آدم نہ آ جائے۔ شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں، نہ خادم اپنے مالک سے۔ شاگرد کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے استاد کی مانند ہو، اور خادم اپنے مالک کی مانند۔

یہ بہت ہی کافی ہے، کیونکہ شاگرد کو اپنے استاد سے زیادہ سختی کی توقع ہونی چاہئے اور خادم کو اپنے مالک سے کم راحت۔ مگر ہمارے خداوند نے اپنی امت سے ایسی رفاقت رکھی ہے کہ وہ فرماتا ہے، ”شاگرد کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ اپنے استاد کی مانند ہو اور خادم اپنے مالک کی مانند۔“

آیت 25۔ اگر انہوں نے گھر کے مالک کو بغل بول کہا تو اس کے گھرانے والوں کو کتنا زیادہ کہیں گے؟ لیکن وہ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انہوں نے ہمارے استاد کو سب سے زیادہ سیاہ لقب دیا، سو اب اگر ہم پر کوئی سخت اور گالی آمیز کلمات بھی آئیں تو وہ ان سے کم ہی ہوں گے جو اُس پر لگائے گئے۔ پس ہمیں ذرا بھی گھبرانا نہیں چاہئے۔

آیت 26۔ پس ان سے نہ ڈرو، کیونکہ کوئی چیز ڈھانپی نہیں جو ظاہر نہ ہو، اور چھپی نہیں جو معلوم نہ ہو۔ وہ تمہارے نام اور تمہاری شہرت کو عارضی شرمندگی سے ڈھانپ سکتے ہیں، مگر وہ پردہ جلد ہی پھٹ جائے گا۔ جیسے خزاں کے پتوں کے نیچے چھپی ہوئی آگ آخر جل اٹھتی ہے، اسی طرح عزت کی بھی قیامت ہوگی، جیسے بدن کی قیامت ہوگی۔ اور کیسا عجیب دن ہوگا وہ جب جنہیں دنیا نے کوڑا کرکٹ سمجھا، وہ اپنے باپ کی بادشاہی میں سورج کی مانند چمکیں گے۔

آیت 27۔ جو میں تم سے اندھیرے میں کہتا ہوں، وہ تم روشنی میں کہو؛ اور جو تم کان میں سنتے ہو، وہ چہنٹوں پر جا کر سناؤ۔ یہ ایک خفیہ تعلیم ہے، مگر اس کا مقصد عام منادی ہے۔ مسیح ہمیں الگ لے جاتا ہے تاکہ اپنے آپ کو ظاہر کرے، اور پھر ہمیں بھیجتا ہے کہ ہم دوسروں کو بھی بتائیں۔ اے خدا کے فرزند! اگر تجھے تنہائی میں میٹھا لقمہ ملا ہے، تو اُسے اپنے پاس نہ رکھ، بلکہ اپنے بھائیوں اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی سناؤ جو کچھ تو نے سیکھا ہے۔

اگر کسی کو کوئی خاص تجربہ یا الوہی محبت کی غیر معمولی جھلک ملی ہے، تو اسے دوسروں کو بھی اپنے خزانہ سے شریک کرنا چاہئے۔ کیا تو نے شہد پایا؟ سب نہ کہا، بلکہ سیمسون کی مانند، جب اس نے شیر کے لاشہ میں شہد پایا، تو اپنے والد، اپنی والدہ اور دوستوں کو بھی دیا۔

آیت 28۔ اور ان سے نہ ڈرو جو بدن کو قتل کرتے ہیں مگر جان کو نہیں مار سکتے؛ بلکہ اُس سے ڈرو جو جہنم میں جان اور بدن دونوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ ہائے! یہ کیسی ہولناک بربادی ہے—جان اور بدن دونوں کی ہمیشہ کی ہلاکت، ہر خوشی، سلامتی اور بھلائی سے محروم ہونا۔ اسی کا ہمیں ڈر ہونا چاہئے۔

آیت 29۔ کیا دو چڑیاں ایک پیسے میں نہیں بکتیں؟ اور ان میں سے ایک بھی تمہارے باپ کے بغیر زمین پر نہیں گرتی۔ وہ سب پر حکمرانی کرتا ہے، بڑے پر بھی اور چھوٹے پر بھی۔ ہم اس کے ہاتھ کو طوفان میں دیکھتے ہیں، اور سیاہ بادل پر نظر کرتے ہیں کہ خدا اُس پر سوار ہے۔ مگر چھوٹی چڑیا کے پر کی حرکت بھی اسی کی قدرت اور حکمت سے ہے۔

آیت 30۔ بلکہ تمہارے سر کے بال بھی سب گئے ہوتے ہیں۔ خدا کی عنایت اتنی باریک ہے کہ تمہاری ذات کے اُس حصے تک پر نگاہ رکھتی ہے جو زندگی کے لیے ضروری بھی نہیں۔ ”تمہارے سر کے بال بھی سب گئے ہوتے ہیں۔“ حتیٰ کہ سب سے چھوٹی اور حقیر برکتیں بھی اُس کی ابدی تدبیر سے مقرر ہیں۔

آیت 31-33۔ پس خوف نہ کرو، تم بہت سی چڑیوں سے زیادہ قیمتی ہو۔ جو کوئی مجھے آدمیوں کے سامنے اقرار کرے گا، میں —بھی اسے اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اقرار کروں گا۔ لیکن جو کوئی مجھے آدمیوں کے سامنے انکار کرے گا —اور یہاں انکار کا مطلب ہے نہ ماننا

آیت 33۔ میں بھی اُسے اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے انکار کروں گا۔

پس یہ کوشش کہ ایمان کو چھپا کر رکھو اور گویا پچھلے دروازے سے آسمان میں داخل ہو جاؤ، یا کوئی خفیہ راہ سے نجات پاؤ، یہ سب بے فائدہ ہے۔ مسیح ہم سے مانگتا ہے کہ ہم اُس کا اقرار کریں، کیونکہ وہ ہم کو اپنے سامنے مانتا ہے۔ یہ ایک نہایت سنجیدہ حکم ہے، اور میں ہر ایماندار کے دل پر اسے رکھنا چاہوں گا جو اب تک اپنے ایمان کا کھلا اقرار نہیں کر سکا۔

اگر تُو پیچھے ہٹتا ہے تو وعدہ سے بھی محروم رہتا ہے، بلکہ فرمانبرداری کے راستہ سے بھی ہٹتا ہے۔ یہ گویا مسیح کو شرمندہ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر لوگ دیکھیں کہ تُو اُس سے شرماتا ہے تو وہ سمجھیں گے کہ اُس میں کوئی شرم کی بات ہے۔ اور یہ تیرا عمل اُس کی بے عزتی کرتا ہے۔

پس کیوں رکے رہتے ہو؟ کیا تم اُس کی امت کے ساتھ شامل نہیں ہو گے؟ تم کہتے ہو کہ اُن میں بہت کمزوریاں ہیں۔ کیا وہ تم سے زیادہ ہیں؟ اگر تم کسی کامل کلیسیا کے منتظر ہو تو کبھی اس طرفِ آسمان تمہیں نہ ملے گی۔ اور اگر تم شامل ہو جاؤ تو وہ کلیسیا بھی کامل نہ رہے گی، کیونکہ تم اپنی کمزوریاں بھی اس میں لے آؤ گے۔

میں نے خدا کے لوگوں کے بیچ بہت سال گزارے ہیں اور بطورِ پاسبان اس کلیسیا کے بہتوں پر غم کیا ہے، مگر پھر بھی خدا کے لوگوں کی مانند کوئی قوم نہیں۔ اور اُس کے گھر کے حق میں کہوں گا یہاں میرے بہترین دوست اور عزیز رہتے ہیں؛”

”یہاں میرا منجی خدا سلطنت کرتا ہے۔“

بہت سے جلیل القدر اور پاک ارواح نے خدا کے لوگوں کے ساتھ چلنے میں عار نہ سمجھا، اگرچہ اُنہوں نے اُن کی غلطیاں دیکھیں۔ بلکہ اُنہوں نے اُن ہی کے ساتھ اپنا حصہ ڈالا، خواہ وہ غریب اور ذلیل ہی کیوں نہ سمجھے گئے، اور یہ بھی اپنے لیے عزت جانا کہ وہ نجات یافتہ لوگوں کے بیچ شمار ہوں۔

آیت 34۔ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح بھیجنے آیا ہوں؛ میں صلح نہیں بلکہ تلوار لایا ہوں۔ مسیح کی رسالت کا آخری نتیجہ صلح ہوگا۔ تلواریں ہل چلانے کے اوزار بنیں گی، اور نیزے کانٹ چھانٹ کرنے کے آلات۔ مگر اُس صلح تک پہنچنے کے لیے لڑائی ہوگی۔ اُس عام امن تک جانے کے لیے بڑی افراتفری ہوگی۔ جب حقیقی دین کسی دل میں آتا ہے تو وہ اُسے ایک مجاہد بنا دیتا ہے۔ وہ برائی کے خلاف لڑنا شروع کرتا ہے، یہاں تک کہ جھگڑالو کے خلاف بھی لڑتا ہے۔ وہ امن کے لیے لڑتا ہے، اگرچہ یہ عجیب سا معلوم ہو۔

آیت 35-36۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ آدمی کو اپنے باپ کے خلاف، اور بیٹی کو اپنی ماں کے خلاف، اور بہو کو اپنی ساس کے خلاف کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے اپنے گھرانے کے ہوں گے۔ وہ ہمیں روکیں گے جب دیکھیں گے کہ ہمارا منہ آسمان کی طرف ہے۔ جب کوئی مچھلی دھارے کے ساتھ بہتی دکھائی دیتی ہے تو وہ عموماً مری ہوئی ہوتی ہے۔ زندہ مچھلی ہمیشہ دھارے کے خلاف جاتی ہے۔ اسی طرح خدا کا حقیقی فرزند اکثر لوگوں کے دھارے کے خلاف چلتا ہے۔ اور کئی بار زندگی کی سب سے سخت مزاحمت ماں باپ، بھائی بہن کے خلاف کھڑے ہونا ہے۔ مسیح اور اُس کی خوشخبری کی خاطر۔